

نجات دہندہ کا قیمتی خون

نمبر 3395

ایک خطبہ

شائع شدہ بروز جمعرات، 26 فروری 1914

مبلغ: سی۔ ایچ۔ اسپرجن

مقام: میٹروپولیٹن ٹیبیرنیکل، نیونگٹن

”مسیح کا قیمتی خون“

پطرس 1: 19

ہم نے اپنی الہی گفتگو میں لفظ ”خون“ کو کسی قدر ہلکے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ لفظ بمشکل ہی کبھی ایسا ہو کہ لرزے بغیر ادا کیا جائے، کیونکہ ”خون ہی اس کی جان ہے۔“ جب بہا دیا جائے، تو یہ دکھ کا اظہار ہے۔ ایسا دکھ جو تادیب یا چوٹ سے بھی زیادہ شدید ہو۔ ایسی زخم رسائی جو جان کے خون کو باہر بہا دے۔ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے معاملہ میں، ”خون“ کا لفظ ہمیں اُس کے سبب غم اور اذیت یاد دلاتا ہے۔ جہاں کانٹوں کا تاج اُس کے سر کو چھید گیا۔

دیکھو وہ مرد! گنسنی کو یاد کرو، جہاں اُس کا پسینہ گویا بڑے بڑے خون کے قطرات کی مانند زمین پر گرا۔ جب گتہا، یعنی فرش پتھر کا، سامنے آتا ہے، تو یاد کرو کہ وہاں اُسے کوڑوں اور رومی جلدوں کی تازیانوں سے مارا گیا، اور کانٹوں کا تاج اُس کے سر میں دھنسایا گیا۔

پھر آخر کو گلگتھا کو یاد کرو! وہاں اُس کے ہاتھ اور پاؤں میں کیل ٹھونکے گئے، اور آخرکار نیزہ سے چھیدے جانے پر اُس کے پہلو سے خون اور پانی بہ نکلا۔

پس ایسے لفظ پر سرسری نہ گزرنا۔ ”خون“ یسوع مسیح کا خون، جو خُدا کا پیارا بیٹا ہے؛ اور جب تم سنتے ہو کہ یہ ”قیمتی“ ہے، تو یاد رکھو کہ اس لفظ میں اس سے پہلے کبھی ایسا معنی اور دولت نہ تھی۔

قیمتی دھاتیں۔ سونا اور چاندی؛ قیمتی جواہرات۔ سردونیکس، عقیق، اور پیرا۔ یہ سب مسیح کے قیمتی خون کے مقابلے میں محض چمکدار کھلونے ہیں؛ قیمتی، کیونکہ وہ خُدا بھی ہے اور انسان بھی؛ قیمتی، کیونکہ وہ یہوواہ کا محبوب ہے۔ خُدا کا برہ، بے داغ اور بے عیب؛ قیمتی، جب تم خُدا کے منصوبہ کو یاد کرتے ہو؛ قیمتی، جب تم اس کے اثرات دیکھتے ہو؛ قیمتی، یقیناً ہر معاف شدہ گنہگار کے دل میں، اور قیمتی ہر جلالی روح کے ترانے میں جو تخت کے سامنے کھڑی ہے۔

تاہم، اس شام میرا مقصد زیادہ تر اس کے نجات بخش عقیدہ کو پیش کرنا ہے، نہ کہ اس کے پاک تاریخ کے تمام پہلوؤں کو بیان کرنا، اور تمہیں اس قیمتی خون کے بعض کام یاد دلانا، کیونکہ آخرکار، قیمتی ہونے کا معیار، جب ہم اس کی اصل تک پہنچتے ہیں، کمیابی نہیں بلکہ افادیت ہے۔ اس دنیا میں بعض چیزیں نہایت کمیاب ہیں، اور اسی لیے بنی آدم میں قیمتی سمجھی جاتی ہیں، مگر جب ہم اُس دیس میں داخل ہوں گے جہاں سچے معیار قدر رائج ہیں، تو وہ چھوڑ دی جائیں گی اور حقارت سے دیکھی جائیں گی۔ درحقیقت وہی سب سے قیمتی ہے جو سب سے زیادہ کارآمد ہو۔

اسی لیے مسیح کا قیمتی خون سب تخمینے سے بڑھ کر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں قدم بہ قدم اس خون کے اطلاق اور اس کے دل اور ضمیر پر اثرات کے راستے پر لے چلوں، اور ہر قدم پر یہ سوال تم سے، اے پیارے سننے والے، اور اپنے آپ سے کروں۔ کیا تُو اس خون کو جانتا ہے؟ کیا تُو نے اس کی تاثیر کو اس خاص صورت میں محسوس کیا ہے؟

—پس آغاز کرتے ہیں

I

- یسوع مسیح کا خون کفارہ کا خون ہے۔

ہم پرانے عہد کی شریعت کے تحت کفارہ کے خون کا ذکر پڑھتے ہیں۔ اور اب انجیل کے تحت، مسیح ہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ خون ہی کے وسیلہ سے خُدا جو لامحدود راستباز ہے۔ اپنی ذات کے تقدس کو ٹھیس پہنچائے بغیر، مجرم کی خطا کو درگزر کر سکتا ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ خُدا کی کوئی صفت دوسری صفت پر سایہ ڈالے۔ وہ کامل ہے۔ وہ لامحدود رحم والا ہے، مگر وہ کبھی بھی رحم کو عدالت کی قیمت پر نہیں دے گا۔ عدالت کبھی رحمت پر غالب نہ آئے گی، اور رحمت بھی ہرگز عدالت کے بہتے ہوئے جامہ کے دامن کو نہ کاٹے گی۔

یہ یسوع کی ذات میں، اور خاص طور پر یسوع کے خون میں ہے کہ صدیوں کی یہ بڑی معما حل ہوئی کہ خُدا راستباز بھی ہو، اور پھر بھی اُس کو راستباز ٹھہرانے والا جو یسوع پر ایمان لاتا ہے۔ ہم نے گناہ کیا۔ خُدا کو گناہ کو سزا دینا ہی ہے۔ کائنات پر خُدا کی مہر شدہ اٹل شریعت کے مطابق، گنہگار سزا سے بچ نہیں سکتا۔ درحقیقت، گناہ اپنی ہی سزا ہے، اور بے شمار غموں کی ماں بن جاتا ہے۔

اسی وقت درمیانی آتا ہے—خُدا کا بیٹا اور ابن آدم، ازل سے ازل، اور پھر بھی انسان کے طور پر مریم سے پیدا ہوا، اور بیت لحم کی چرنی میں سویا۔ وہ آتا ہے مجرم کے قائم مقام کے طور پر—”ہماری صلح کا سبب اُس پر تھا، اور اُس کے مار کھانے سے ہم شفا یاب ہوئے“؛ اور ”اب مسیح یسوع میں تم جو کبھی دور تھے، مسیح کے خون کے وسیلہ سے قریب آ گئے ہو۔“

خُدا اپنے عدل کی سختی کو توڑے بغیر فضل کر سکتا ہے۔ اُس کی اخلاقی حکمرانی اپنی طہارت کی شان میں بے داغ رہتی ہے، اور پھر بھی وہ صلح اور محبت کا دہنا ہاتھ اُن سب کی طرف بڑھاتا ہے جو اُس کے پاس آتے ہیں، اور اپنے پیارے بیٹے کے کفارہ کے خون کا حوالہ دیتے ہیں۔

تو کیا تُو بھی یسوع کے مرنے سے خُدا سے صلح پا چکا ہے، یا ابھی تک دشمن ہے؟ کیا تُو نے کبھی دیکھا ہے کہ تیرے اور خُدا کے درمیان فاصلے کو صلیب نے پُر کر دیا ہے؟ کیا تُو نے یہ بھی دیکھا ہے کہ خُدا—جو لامحدود راستباز ہے—تجھ سے اس لیے ہمکلام ہو سکتا ہے کہ وہ تجھے فنا کیے بغیر، اپنا قہر مسیح پر انڈیل چکا ہے؟ اور پھر، مسیح میں اور اُس کے فضل کے سبب قبول کیا گیا، تُو زندہ ہے کیونکہ یسوع زندہ ہے!

آہ! اے پیارے سننے والے، اگر تُو نے یہ کبھی نہ دیکھا، تو خداوند تیرے ان اندھے آنکھوں کو کھولے، اور اپنی ابدی رُوح کے —وسیلہ سے تجھے تیرے گناہوں کے بوجھ سمیت مالک کی صلیب کے قدموں پر لے آئے، جہاں تُو اوپر دیکھ کر گا سکے

آہ! کیا ہی شیریں منظر”
اُس کے گناہ مٹانے والے خون کا؛
یقین الہی سے جانتا ہوں
”کہ اُس نے میری صلح خُدا سے کرائی۔“

—یسوع مسیح کا خون ہم پر ایک اور اثر بھی ڈالتا ہے، یعنی

II

یہ گناہ کو دھو دیتا ہے۔

یقیناً ہم کبھی نہ بھولیں گے اُس سب سے برگزیدہ کلام مُقدس کو—”یسوع مسیح کا خون، جو اُس کا بیٹا ہے، ہمیں سب گناہ سے پاک کرتا ہے۔“ اس میں ایسی نغمگی ہے کہ جب تخت کے سامنے روحیں ایسا ترانہ چاہتی ہیں جس سے کبھی نہ تھکیں، تو وہ اسی مضمون کو چنتی ہیں، اور تخت کے حضور یہ گاتی ہیں کہ ”ہم نے اپنے جامے بڑے خون میں دھو کر سفید کر لیے ہیں۔“ اُن کی خُدا کے سامنے پاکیزگی اُس چشمہ سے ہے جو خون سے لبریز ہے، جس میں اُن کے گناہ سے داغدار لباس دھل کر پاک ہو گئے۔

جب جان ایمان کے وسیلہ سے یسوع مسیح کے پاس آتی ہے اور اُس پر بھروسا کرتی ہے، تو کامل معافی کا حکم خُدا کی طرف سے صادر ہوتا ہے، اور جان برسوں کے جمع شدہ داغوں سے پاک ہو جاتی ہے۔ ایک لمحہ میں جو دوزخ کی طرح سیاہ تھے، وہ آسمان کی مانند سفید ہو جاتے ہیں، چھڑکاؤ کے خون کے لگنے سے، کیونکہ جوں ہی خون ضمیر پر گرتا ہے، سب گناہ مٹ جاتے ہیں۔ جو کچھ بیلوں اور بکریوں کا خون نہ کر سکا، وہ یسوع کا خون کامل طور پر کر دکھاتا ہے—سب گناہ سے پاک کرنا۔

اب، اے پیارے سننے والے، کیا تُو کبھی اس طرح پاک کیا گیا ہے؟ یہ نہ کہہ کہ تجھے کبھی پاک ہونے کی ضرورت نہ تھی، ورنہ تُو اپنی طبعی حالت اور اپنے حقیقی گناہوں کو نہیں جانتا۔ اے انسان، تُو نے کبھی اپنے آپ کو کلام کے آئینے میں نہیں دیکھا، ورنہ تُو اپنے آپ کو بالکل ناپاک، اور ہر طرح سے ایک نجس چیز کی مانند پاتا۔ تُو خداوند کے حضور جھک جاتا اور اس اقرار میں شامل ہوتا—”ہم نے تیری راہوں سے گمراہ ہو کر، گمشدہ بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے؛ ہم نے وہ کام کیے جو ہمیں نہ کرنے چاہیے تھے، اور وہ چھوڑ دیے جو کرنے چاہیے تھے، اور ہم میں کچھ بھی سلامتی نہیں۔“

اچھا، اگر تُو نے کبھی اس طرح اپنے جرم کو محسوس کیا، تو کیا تُو نے کبھی اپنی معافی کو بھی جانا؟ اگر نہیں، تو جب تک نہ پائے، اپنے آپ کو نیند نہ دے۔ کیا تُو بغیر معافی کے جینے کو برداشت کر سکتا ہے؟ یا اس شک میں رہنے کو کہ آیا خُدا نے

تجھے بری کیا یا نہیں؟ کیا تُو کبھی کسی قسم کا آرام پا سکتا ہے—کیا خوشی تو بہت دور—جب تک کہ خود خُدا کی طرف سے ”میں تجھے بری کرتا ہوں“ کا فرمان نہ آ جائے، اور ابدی رُوح تیری رُوح کے ساتھ گواہی نہ دے کہ تُو خُدا سے پیدا ہوا ہے؟ مبارک ہیں وہ جو دھوئے گئے ہیں۔ اُنہیں ہر رات آنے کی ضرورت ہے (جیسا کہ پطرس رسول کو ضرورت تھی) کہ اپنے پاؤں دھوئیں، لیکن اس کے سوا اُنہیں اور کچھ دھونے کی حاجت نہیں، کیونکہ وہ پورے کے پورے پاک ہیں۔ یسوع نے اپنے خون سے اُنہیں پاک کیا ہے۔

—تیسرا درجہ یہ ہے کہ

III

یسوع مسیح کا خون ہماری مخلصی کی عظیم قیمت ہے۔

کلام مُقدس میں مخلصی کو بعض اوقات معافی کے مترادف بیان کیا گیا ہے، اور آج رات میں کسی سخت عقیدے کے ساتھ ان دونوں میں باریک فرق کھینچنے کی کوشش نہیں کروں گا۔ ”ہم کو اُس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی، یعنی گناہوں کی معافی، اُس کے فضل کی دولت کے مطابق ملی۔“ لیکن مخلصی کسی حد تک معافی کے اثر کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے، نہ کہ خود معافی۔ انسان ایک غلام ہے۔ جب تک خُدا کی کتاب میں ہمارا قصور درج ہے، ہم اسیری میں ہیں۔ ہم حال میں محسوس کرتے ہیں کہ ہم گناہ کے غلام ہیں، اور اُنندہ کے لیے یہ کہ گناہ کی سزا لازماً ہم پر آ پڑے گی، یہاں تک کہ ہماری ابدی ہلاکت ہو جائے۔

لیکن جیسے ہی ہم گناہ کے جرم سے پاک ٹھہرتے ہیں، ہم اُس کی غلامی سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ یسوع مسیح ہمیں غلاموں سے لے کر بیٹے بناتا ہے، اور ہمیں پھر سے ”غلامی کی روح جو خوف میں ڈالے“ نہیں دیتا، بلکہ ”بیٹا بنانے کی روح“ دیتا ہے، جس کے وسیلہ ہم پکار کر کہتے ہیں، ”ابا! اے باپ!“ وہ ذبح ہوا اور اُس نے اپنے خون کے وسیلہ سے ہمیں خُدا کے لیے مول لیا، اور جس آزادی میں مسیح نے ہمیں آزاد کیا ہے، اُس میں ہم خوش ہوتے ہیں کہ وہ خون ہی اُس کی قیمت تھا، اور کیونکہ اُس نے دُکھ اٹھایا، اس لیے ہماری زنجیریں ہم سے گر گئیں۔ ہم آزاد ہیں—خداوند کے آزاد کردہ، اب سے اُس کی خدمت کے لیے آزاد، ایک نئے دل اور نئی محبت کے ساتھ، اُس فضل کی کثرت کے سبب سے جو اُس نے ہم پر ظاہر کیا ہے۔

اب، اے عزیزو، کیا تم کبھی یسوع کے خون سے مول لیے گئے ہو؟ میں تم سے اب اُس مخلصی کی بات نہیں کرتا جو صلیب پر پوری ہوئی، بلکہ کیا تم نے کبھی اپنی ہی روح میں مخلصی کو محسوس کیا ہے—شریعت کے لعنت سے، ایک مجرم ضمیر کی اسیری سے، اور گناہ کی قدرت سے رہائی پائی ہے؟ بتاؤ، کیا آج رات تم خداوند کے آزاد ہو؟ اہ! کیا ہی مبارک ہو تم، اگر تم کہہ سکتے ہو، ”اے خداوند، تو نے میری بیڑیاں کھول دی ہیں، اس لیے میں تیرا خادم ہوں۔“ ”ہم اپنے نہیں، کیونکہ ہم قیمت سے خریدے گئے ہیں،“ اور چونکہ اب ہم شریعت کے غلام نہیں رہے، اس لیے ہم اُس کے نام کی محبت کے سبب، جس نے ہمیں ایسی قیمت سے خریدا، اپنے آپ کو اُس کا خادم شمار کرتے ہیں، اور اپنے بدن میں خداوند یسوع کے نشان رکھتے ہیں۔

آہ! اے دوستو، اگر تم کبھی اُس قیمتی خون سے مول نہ لیے گئے، تو تم اب بھی غلام ہو—گناہ اور شیطان کے غلام، خُدا کے قہر کے نیچے غلام، اور شریعت کے غلام۔ مگر تم غلامی میں کبھی مطمئن نہ رہو! تم آزادی کی تمنا کرو، اور یسوع تمہیں وہ آزادی دے—وہ آج ہی دے، اگر اُس کی مبارک مرضی ہو

—چوتھے مقام پر، کلام مُقدس میں یسوع کے خون کا ذکر اس طور پر بھی آیا ہے کہ

IV

۔ وہ شفاعت کرنے والا ہے۔

چھڑکاؤ کا خون بابل کے خون سے بہتر باتیں کہتا ہے۔ ”کہا گیا ہے کہ یہ پردہ کے اندر چھڑکا گیا، تاکہ جہاں سردار کاہن سال“ میں صرف ایک بار جا سکتا تھا، ہم اب ہر وقت جا سکتے ہیں، کیونکہ خون وہاں ہے، اور ہمیشہ ہماری شفاعت کرتا ہے۔ —درحقیقت، ہمارے ایک شاعر نے کہا ہے

”مسیح کے زخم ہمارے لیے“
”بلا ناغہ فریاد کرتے ہیں۔“

یاد رکھو، اُس کی موت کے بعد بھی اُس کا دل ہمارے لیے خون کا سیلاب بہا گیا۔ موت کے بعد وہ دل چھیدا گیا، اور خون اور پانی نکلا۔ پس جب اُس کی آواز خاموش ہو گئی اور وہ یہ نہ کہہ سکا، ”اے باپ، ان کو معاف کر،“ تب بھی زخم گویا زبان والے تھے، اور جب تکلیف ختم ہوئی، وہ پھر بھی خُدا کے حضور ہماری شفاعت کرتے رہے۔

اب، اے جان، کیا تُو نے کبھی خون کی شفاعت کے وسیلہ سے خُدا کے پاس آنا سیکھا ہے؟ تُو نے دعائیں کیں، عبادت کے طریقے دہرائے، کلیسیا یا عبادت گاہ میں گیا۔ یہ سب اپنی جگہ اچھا ہے، مگر کیا تُو اس سے آگے بھی بڑھا ہے؟ کیونکہ اگر نہیں، تو تمام بیرونی عبادت محض کھیل تماشہ ہے، جو بہلا تو سکتی ہے مگر دھوکہ دے گی۔

کیا تُو کبھی خون کے وسیلہ سے خُدا کے پاس آیا ہے؟ اور کیا تُو نے ایمان کے ساتھ اپنی نگاہ ”اُس سردار کاہن“ پر جما دی ہے، ”جو ہمیشہ زندہ ہے تاکہ ہماری شفاعت کرے“—جو ہمارے نام اپنے سینے پر لیے، خون پیش کرتا ہوا، اس گھڑی باپ خُدا کے سامنے کھڑا ہے، اور ہماری شفاعت کرتا ہے، جو اُس سے محبت رکھتے اور اُس پر بھروسا کرتے ہیں؟ مبارک ہیں وہ جو شفاعت کرنے والے نجات دہندہ کی طرف نظر کرتے ہیں، اور جو محسوس کرتے ہیں کہ اُس کا خون انتقام نہیں مانگتا، بلکہ ہر ”ارگ سے پکار اُٹھتا ہے، ”رحم! رحم! گناہگاروں میں سب سے بڑے کے لیے بھی رحم

—یہ مجھے اس بات کی طرف لے آتا ہے کہ یسوع کا خون

V

- خُدا کے حضور رسائی کا طریق اور راہ بن جاتا ہے۔

ہم کو مسیح کے خون کے وسیلہ سے پاکترین مقام میں داخل ہونے کی دلیری ہے۔ پہلے وہ خون انسان کو دھو کر پاک کرتا ہے، اور اُسے کاہن اور بادشاہ کے طور پر خُدا کے حضور آنے کے لائق بناتا ہے، پھر گویا وہ خون پردہ ہٹا دیتا ہے، اور معاف شدہ اور مخلصی پائے ہوئے جان کے لیے خُدا تک پہنچنے کی راہ کھول دیتا ہے۔ کبھی ہمیں خُدا کے پاس خون کے سوا کسی اور وسیلہ سے آنے کی جسارت نہ کرنی چاہیے۔ خون مسیح کے سوا خُدا تک پہنچنے کے سب راستے جسارت آمیز ہیں۔ اس کے سوا جو آگ ہم مذبح پر رکھیں، وہ اجنبی آگ ہے، اور خُداوند کا قبر ہم پر بھڑکے گا۔ میں جب خُدا کے حضور گھٹنے ٹیکوں، تو کبھی بھی غمگسار مرد کے قیمتی کمالات اور پیارے زخموں کے سوا کسی اور چیز کا سہارا نہ لوں—وہ جو اب خُدا کے دہنے ہاتھ پر بلند کیا گیا ہے۔

ہم خُدا کے کتنا قریب آ سکتے ہیں، اگر ہم ہر بار مسیح کو اپنے ساتھ لائیں! مگر ہماری دعائیں کیا ہیں جب ہم اُسے پیچھے چھوڑ دیں؟ ہماری عبادت کیا ہیں، خواہ ہم اکٹھے ہوں یا خلوت میں، جب ہم فضل کے تخت کے پاس جائیں مگر اُس خون کو بھول جائیں جو اُس پر چھڑکا گیا تھا، اور اِس نئے اور زندہ راستہ سے بے خبر رہیں جو عمانوئیل کے چاک شدہ بدن سے ہمارے لیے کھولا گیا؟

اُو، اے بھائیو اور بہنو، ہم اپنے آپ کو ملامت کریں کہ کبھی اپنے خُداوند کو بھول گئے، اور اب سے ہمارا یہ اصول ہو کہ خُدا کے قریب آنے کا کبھی نہ سوچیں، مگر اسی وسیلہ سے—اس سرخ جادہ سے جو خون نے ہمارے لیے بچھا دیا ہے۔

—آگے بڑھتے ہوئے، کلام کے مطابق، یسوع مسیح کا خون

VI

- تقدیس کرنے والا ہے۔

یسوع نے اپنے لوگوں کو اپنے ہی خون کے وسیلہ سے مقدس کیا، اور اسی سبب سے پھاٹک کے باہر دُکھ اُٹھایا۔ مقدس کتاب میں تقدیس سے عموماً مراد یہ ہوتی ہے کہ کسی شے کو خُدا کی خدمت کے لیے الگ کر دیا جائے اور اُسے پاک ٹھہرایا جائے۔ پس خون مقدسین کو سب دوسروں سے جُدا کرتا ہے۔ مصر میں اسرائیل کی پہچان بھی خون ہی سے ہوئی۔ ہر مصری کا گھر خون سے خالی تھا، لیکن ابرہام کی نسل کا ہر گھر چوکھٹ اور دو کواڑوں پر خون کا نشان رکھتا تھا، اور جب خُدا نے خون کو دیکھا تو اُن پر سے گزر گیا اور اپنے قہر شدید کی رات اُن کو بخش دیا۔

پس اے عزیزو، اگر کبھی تمہارے دل پر یہ خون چھڑکا گیا ہے، تو دن غضب میں یہ تمہارے اور شریروں کے درمیان پہچان کا نشان ہو گا، اور اب بھی یہ تمہیں ممتاز رکھنا چاہیے۔ اپنی زندگی اور گفتار سے تمہیں ظاہر کرنا چاہیے کہ خون نے تمہیں جو

حقیقتاً الگ ٹھہرایا ہے، تم اُس میں واقعاً جدا ہو۔ ہم دُنیا کے نہیں، جیسا کہ مسیح بھی دُنیا کے نہیں۔ ہم نے یہ حکم سُننا ہے: ”اُن میں سے نکل اُو، اور جدا ہو جاؤ، اور ناپاک چیز کو مت چھوؤ۔“ ہم دُنیا کے گناہ کو بھی چھوڑ چکے ہیں، اور دُنیا کے مذہب کو بھی۔

ہم نے دُنیا کی بھلائی اور دُنیا کی بُرائی دونوں سے یکبارگی اپنے آپ کو جدا کیا، تاکہ دُنیا کی مشابہت سے الگ راہ پر چلیں، اور اپنے مصلوب فدیہ دہندہ کے قدموں کے نشانوں پر چل سکیں۔ جتنا زیادہ خون کا اطلاق ہو، جتنا زیادہ یسوع کی فرمانبرداری پر بھروسہ ہو، اور خون کے چھڑکاؤ پر اعتماد کیا جائے، اتنا ہی ہم روح، جان، اور بدن میں رُوح القدس کی قدرت سے زیادہ مقدس ہوتے جائیں گے۔ اُو کبھی نہ بھولیں کہ یسوع کا دل میں پاک کرنے کا اختیار ہے۔ جہاں بھی وہ گناہ کا جرم مٹانے کے لیے بھروسہ کیا جاتا ہے، وہاں ہمیں اُس پانی کی بھی طلب رکھنی چاہیے جو خون کے ساتھ بہا، تاکہ گناہ کی قدرت کو بھی مٹا دے؛ اور یہ دعا کریں کہ وہ چاندی سونے کو پاک کرنے والے کی مانند بیٹھے اور ہمارے دل کو اپنی کھلیان کی مانند صاف کرے۔

!اے پاک کرنے والی آگ، میری جان میں سے گزر جا”

!اے یسوع کی شیریں محبت، دُنیا کی محبت کو جلا ڈال

!اے یسوع کی موت، گناہ کی موت ہو

“!اے مسیح کی زندگی، ہر اُس چیز کی زندگی ہو جو فیض مند، خُدائی، آسمانی اور ابدی ہے

پس جتنا ہم اُس خون کی تاثیر اور قدرت میں شریک ہوں گے، اتنا ہی یہ ہمارے اندر عمل کرے گا۔

—مزید برآں، خون ہے

VII

- تصدیق کرنے والا۔

ہم کو اِس کے ایک اثر کو ہرگز نہ بھولنا چاہیے۔ اِسے عہد کا خون کہا گیا ہے—وصیت کا خون—نئے عہد نامہ کا خون۔ قدیم زمانہ میں کوئی عہد اُس وقت تک قائم نہ ہوتا جب تک اُس کی تصدیق کے لیے قربانی نہ گزر جاتی، اور کوئی وصیت اُس وقت تک مؤثر نہ ہوتی جب تک وصیت کرنے والے کی موت ثابت نہ ہو جاتی کہ وہ نافذ ہو سکے۔ یسوع کا دل کا خون گویا اُس کی آخری وصیت اور عہد نامہ کی بنیاد اور تصدیق ہے۔ یسوع، وہ عظیم وصیت کنندہ، مر گیا، اُس نے گناہ کا خاتمہ کر دیا، اور اُس کا خون اُس کے عہد نامہ پر عظیم مہر ہے، جو ہمارے لیے اِسے مؤثر کرتا ہے۔

اگر وہ کبھی نہ مرتا! اے ہولناک ”اگر“، جو اپنی دہشت میں صرف اُس دوسرے ”اگر“ کے برابر ہے—اگر وہ مُردوں میں سے کبھی نہ جی اُٹھتا! لیکن اب مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ اب مسیح سویا اور جاگا، اُن میں پہلوٹھا ہو کر جو سو گئے تھے۔ کبھی خُدا کے وعدہ پر شک نہ کر، کیونکہ خون اُسے ثابت کرتا ہے۔ کبھی خُدا کی محبت پر شک نہ کر، کیونکہ اُس نے اپنے ہی بیٹے کو نہ چھوڑا بلکہ ہمارے سب کے لیے اُسے آزادانہ حوالہ کر دیا، تو وہ اُسے ہمارے ساتھ سب کچھ کس طرح آزادانہ نہ دے گا؟ اگر تو خُدا کی ازلی نیکی، اُس کی معافی کی رضامندی، اُس کی نجات اور برکت دینے کی قدرت کا ثبوت چاہتا ہے، تو کلوری کے صلیب کو دیکھ، اور خون بہاتے مُنجی کو دیکھ، اور پھر کبھی شک نہ کر۔

اے عزیز سننے والے، کیا خون نے تیرے پاس آ کر تیری اُمید کو ثابت کیا ہے، یا تیری اُمید محض ایک خیال اور دھوکہ ہے؟ کیا تُو سمجھتا ہے کہ اُسے کسی تصدیق کی ضرورت نہیں؟ کیا تُو نے کبھی اپنے شک اور فکر مندی کے لمحوں میں اُس مذبح پر پھر سے نظر کی جہاں وہ عظیم قربانی موجود ہے؟ کیا تُو نے ایک بار پھر یہ کہا

جیسا کہ میں ہوں، بغیر کسی فریاد کے”

،سوائے اِس کے کہ تیرا خون میرے لیے بہایا گیا

اور یہ کہ تُو نے مجھے اپنے پاس آنے کا حکم دیا۔

“!اے خُدا کے بڑے، میں آتا ہوں

کیا اُس وقت تو نے اپنی تسلی واپس پائی؟ کیا تُو نے خُدا کی گواہی کو قبول کیا؟ کیا تُو نے اُس آواز کو سُننا جو آسمان اور زمین دونوں میں گواہی دیتی ہے—روح کی آواز، اور پانی اور خون کی آواز—اور کیا تُو مطمئن ہوا کیونکہ تجھے یسوع کے خون کی گواہی سے بڑھ کر کسی تصدیق کی ضرورت نہ رہی، جو قوت سے تیرے دل پر چھڑکی گئی؟

—یسوع کے خون کا ایک اور اثر بھی ہے، جس پر ہمیں جتنا غور کرنا چاہیے، اتنا ہم نہیں کرتے—اور وہ ہے

VIII

- ایماندار کو غذا دینا، شادمانی بخشنا، اور سنبھالے رکھنا۔

اسی مقصد کے لیے وہ فریضہ مقرر کیا گیا ہے جو مسیح کے ساتھ روٹی توڑنے اور برکت کے پیالہ میں شریک ہونے میں ہماری شراکت ہے۔ جب ہم خُداوند کی میز پر آتے ہیں تو ٹوٹی ہوئی روٹی جسے ہم کھاتے ہیں، اور مے جسے ہم پیتے ہیں، میں یہ زندہ حقیقت ہمارے سامنے رکھی جاتی ہے کہ ہمارے آقا کی مصیبتیں اسی گھڑی ہمارے لیے غذا، سنبھال، تسلی اور شادمانی ہیں۔

ہم خون میں ڈھل چکے ہیں، اور اب ہم روحانی طور پر یسوع کے اُس قیمتی خون کو قبول کرنے والے ہیں، تاکہ اپنی ایمان کی غذا پائیں، اپنی اُمید کو تسلی دیں، اپنے دل میں نہایت شادمانی کو بھڑکائیں، اور اُس میں پاک اعتماد کے ساتھ گائیں اور خوش ہوں، جس نے ہمیں ہر بدکاری سے چھڑایا، اور خُدا کے لیے ہمیں کابن اور بادشاہ بنایا کہ ہم ابدالاباد مسیح کے ساتھ سلطنت کریں۔

یسوع کے خون کی مانند دل کے لیے کوئی تقویت نہیں۔ کفارہ کی قربانی پر غور کرنا تسلی کا سب سے جلد ذریعہ ہے۔ ہماری غمگینی اُس کے غم کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ صلیب کے سائے تلے بیٹھ جا، اور تُو اُس سے ٹھنڈا سایہ پائے گا جو ایک تھکی ہوئی زمین میں ایک بڑی چٹان کا سایہ ہے۔ کلوری پر اُگی ہوئی چرائی کی مانند مسیح کی بھیڑوں کے لیے کوئی چراگاہ نہیں۔

ایسی مے کہیں نہیں جو خُدا اور انسان کے دل کو شاد کرے جیسی اُس کے مقدس دل کے پیالہ سے نکلتی ہے، جس میں سے ایماندار ایمان کے ساتھ پیتے ہیں جب وہ اُس کے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں اور اُس کے ساتھ نزدیک اور پیاری شراکت میں آتے ہیں۔ اگرچہ کبھی کبھی ہم اسے بغیر کسی نشان کے، بغیر روٹی اور بغیر مے کے بھی انجوائے کرتے ہیں، پھر بھی یہ بڑے مددگار، بابرکت اظہار ہیں، اور ہماری بھول چوک میں فیضی طور پر مدد دیتے ہیں۔ ہم اب بھی بدن میں ہیں، اور ہمیں کچھ چاہیے جو اِس سست گوشت کی مدد کرے کہ خُداوند کی کچھ جھلک دیکھ سکے۔

پس مسیح پر ہی تغذیہ پاؤ، اور مطمئن نہ ہو جب تک کہ ہر روز وہ تیرا روزانہ کی روٹی نہ ہو۔ جس نے تجھے زندگی بخشی ہے اُسے ہی وہ زندگی سنبھالنی ہے۔ جس نے تجھے خوشی سکھائی ہے اُسے ہی تجھے روزانہ خوش رہنے کی قوت دینی ہے۔ خون باہر سے صاف کرتا ہے، خون اندر سے شادمانی بخشتا ہے، بلکہ مقدس طور پر رُوح کو سرشار کر دیتا ہے، یہاں تک کہ گنہگار پیتا ہے اور اپنے غم کو بھول جاتا ہے، اور اپنی مصیبت کو پھر یاد نہیں کرتا، اور اپنی مسرت کی معموری میں وہ شیریں ہے خودی میں آ جاتا ہے—چاہے بدن میں ہو یا بدن سے باہر—جب وہ اپنے اُس نادیدہ، مگر ہمیشہ حاضر آقا کے ساتھ تقریباً آسمانی شراکت میں بلند ہوتا ہے۔

—اور پھر، یسوع مسیح کا خون ایک اور اثر رکھتا ہے

IX

- مسیحیوں کو آپس میں متحد کرنا۔

پولس، یہودی اور غیر یہودی کی بابت کہتا ہے کہ اُس نے ”مسیح کے خُون کے وسیلہ سے دونوں کو ایک کر دیا ہے“؛ اور بے شک، کوئی شے ایمانداروں کے مختلف فرقوں کو اُس طرح یکجا نہیں کرتی جس طرح یسوع کا قیمتی خُون۔ اے بھائیو! ہم بحث کرسکتے ہیں، بلکہ میں کہتا ہوں کہ جہاں بات احکام مقدسہ اور عقائد ایمان کی ہو، وہاں بحث نیک ہے؛ کیونکہ جہاں لوگ خطا میں ہوں ہم اُن کی خطا پر آنکھ بند نہ کریں، اور نہ وہ ہماری خطا پر پردہ ڈالیں۔ میں نے کبھی سنا ہے کہ ”اِس بھائی کو چھوڑ دو“؛ ہاں، بھائی کے طور پر چھوڑ دو، مگر میں کون ہوں کہ اگر میں خطا کروں تو مجھے چھوڑا جائے، یا وہ کون ہے کہ اگر وہ خطا کرے تو اُسے چھوڑا جائے؟ ہم کیا ہیں، یا ہمارے جذبات کیا ہیں کہ حق خُداوندی کے مقابلہ میں کچھ وقعت رکھتے ہوں؟ نہیں، سوالات اور اختلافات کو مہربانی اور محبت سے، مگر بہادری اور عزت کے ساتھ طے ہونے دو؛ حق کو اسلحہ کی ٹکر سے کچھ خوف نہیں۔

اختلافات رہنے دو؛ کیونکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ آج دُنیا میں اِن تمام ظاہری تقسیمات کے باوجود، حق کی مقدار اُس سے دس گنا زیادہ ہے جتنی ہوتی اگر ہم سب ایک ہی نامی و رسمی اتحاد میں کسی بڑے کلیسیا کے تحت جمع ہوجاتے، جو شاید اُسی طرح گھٹ کر سڑ جاتا جس طرح کلیسیاے روم ٹوٹنے کے دور سے پہلے سڑ چکا تھا۔

پر جب ہم صلیب کے قدموں پر آتے ہیں، وہاں کیا ہی عجیب اتحاد ہے! اگر مُقدسین دعا میں ایک ہوتے ہیں، اگر لامحدود یہو وہ کی حمد میں وہ ایک ہیں، تو کہیں زیادہ، اور کہیں زیادہ نرمی کے ساتھ وہ ایک ہوتے ہیں جب وہ یسوع کو اپنے لئے لہو بہاتے اور جان دیتے دیکھتے ہیں۔ میرا دل پگھلتا اور ٹوٹتا ہے جب میں مسیح کی منادی سنتا ہوں۔ وہ شخص جو مسیح کو بلند کرتا ہے، شاید

مجھے رنجیدہ کرتا اگر وہ کسی اور حصّہ کو منادی کرتا جسے میں غلط سمجھتا ہوں۔ اگر وہ کسی ایسے عقیدہ پر بات کرتا جسے میں خطا سمجھتا ہوں، تو میں اور وہ ایک نہ ہوتے؛ مگر جب بات یہاں آتی ہے کہ ”اُس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے دے دیا — وہ دس ہزار میں سب سے برتر ہے، وہ سارا کا سارا محبوب ہے — اُس کا خون قیمتی ہے“ تو میرا جی چاہتا ہے کہ پُکار اُٹھوں: ”اے بھائی! اسی پر قائم رہ، اُسے اور بلند کر، اُس کو سارا جلال دے

”بادشاہ کا تاج لے آؤ“
 ”اور اُسے سب کا خُداوند ٹھہراؤ۔“

جب ہم اسی پر قائم رہیں، ہم میں سے کوئی بھی اس پر بدعتی نہیں۔ اس پر کوئی پھوٹ یا تقسیم نہیں ہوگی۔ خُدا کا بیٹا اور انسان کا بیٹا، ہماری جانوں کو موت اور ہلاکت سے چھڑانے والا، تیری ماں کے سب فرزند تیری حمد کرتے ہیں؛ ہر پُولا تیری پُورے کے آگے جھکتا ہے؛ سورج اور چاند اور ہر ستارہ تجھ کو سجدہ کرتے ہیں، اے بادشاہوں کے بادشاہ اور خُداوندوں کے خُداوند، سب! چیزوں کے سر، اپنی کلیسیا کے لئے جو تیرا مسکن ہے، وہ معموری جو سب میں معمور کرنے والے کی معموری ہے

چونکہ یہاں ہم ایک ہیں، جب ہم ایمانداروں کے طور پر اکٹھے ہوتے ہیں تو میری خواہش ہے کہ ہم اکثر اُسی سر کو چھیڑیں — یعنی مسیح کا قیمتی خُون — اور جب ہم ایسے مسیحیوں کے ساتھ چلتے اور بات کرتے ہیں جو ہم سے بہت سی باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں، تو کبھی ان باتوں کو ایک طرف کر کے یہ کہیں: ”ہم اس پیارے نام کی نیک شہادت دینے پر متفق ہیں، جو سب ناموں سے برتر ہے، جو ہمارے سب خوفوں کو دُور کرتا ہے، اور ہمارے سب غموں کو ختم کرتا ہے، وہ نام جو زمین پر ایماندار کی خوشی اور آسمان میں مُقدسین کی مسرت ہے۔“

— اب میں اسی پر ختم کرتا ہوں کہ یسوع مسیح کے خُون کو ہم ہر روز اس طور پر بھی دیکھ سکتے ہیں کہ وہ

X

سچائی کا عظیم معلّم اور اُس کا بُنیادی شاہد ہے۔

خدا قدرتِ اُزلی میں فطرت کے اندر ظاہر ہوتا ہے، بلکہ وہاں نہایت روشن طور پر نظر آتا ہے، لیکن جیسا کہ وہ مسیح یسوع میں دکھائی دیتا ہے، ویسا کہیں نہیں۔ آسمان کی وسعتوں میں، گرد و پیش کے کھیتوں میں، اور سمندر کی گہرائیوں میں بعض لوگ خدا کی ابدی قوت اور الوہیت کے آثار پاتے ہیں، لیکن صلیب میں خدا کی وہ جھلک ہے جو ساری دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ میں نے اکثر محسوس کیا ہے کہ جب میں اَلبس کے پہاڑوں میں گھومتا پھرتا تھا تو فطرت خدا کی عظمت بیان کرنے کے لیے بہت چھوٹی تھی؛ اُنیہ اتنا بڑا نہ تھا کہ اُزلی کے چہرے کا عکس دے سکے۔

اَلبس میں کھڑے ہو کر جب آدمی برفانی تودے کی گرج سنتا ہے، جو بادل کے کڑکنے کی مانند فضا میں گونجتی ہے، اور دور سے دیکھتا ہے، تو وہ صرف چند برف کے ذرات کے گرنے کی مانند معلوم ہوتی ہے۔ گو ہر ذرہ سو سو ٹن وزنی برف یا یخ کا ٹکڑا ہو، مگر فاصلے کی وجہ سے وہ شے نہایت معمولی لگتی ہے۔ پانی جب سینکڑوں فٹ کی بلندی سے چٹانوں سے گرتا ہے تو پہاڑ کی چوٹی پر جا کر وہ ایک چھوٹی سی ندی کی مانند نظر آتا ہے، گویا قابلِ التفات ہی نہیں۔ حتیٰ کہ عظیم الشان برف پوش چوٹیاں بھی جب نظر مانوس ہو جائے تو محض چھوٹے پتھروں کے ڈھیر دکھائی دیتی ہیں۔ دراصل خدا اس زمین کے لیے اتنا عظیم ہے کہ یہ اسے سنبھال نہ سکے؛ اگر یہ جہاں اس کا رتھ ہوتا تو اس کے محور الوہیت کے بوجھ سے ٹوٹ جاتے۔

ہم کہتے ہیں کہ فطرت سے اُٹھ کر فطرت کے خدا تک پہنچیں، مگر سب سے بلند پہاڑ بھی اس کے پائے تخت سے کہیں نیچے ہے۔ فطرت ہمیں خدا کے جلال کے شایانِ شان تصورات نہیں دیتی۔ لیکن جب ہم صلیب پر غور کرتے ہیں، اور وہاں دیکھتے ہیں کہ خدا کس طرح معاف کرتا ہے، کس قدر وہ گناہگار کو بچانے کو تیار ہے، اور کس طرح اُس کی عدالت کے ساتھ ساتھ اُس کا فضل بھی جلال پاتا ہے — تب میں یقین سے کہتا ہوں کہ جنہوں نے دونوں طریقوں سے غور کیا ہے وہ گواہی دیں گے کہ یہ آخری راہ کہیں بہتر ہے۔ تم مسیح کے زخموں کے وسیلہ سے خدا کو ایسے دیکھتے ہو جیسے عقیق کی کھڑکیوں اور یاقوت کے ”پہاڑوں میں سے دیکھو، اور تم پکار اُٹھتے ہو: ”اے میرے خُداوند اور میرے خُدا

پس، اے عزیزو، اپنے دل کو یسوع پر زیادہ غور و فکر میں مشغول رکھو۔ میں اپنے آپ سے کہتا ہوں: اے واعظ، اپنے مالک کو زیادہ سنانا، اور ویسا ہی سنانا جیسا وہ چاہتا ہے، اور تُو خود بھی اُس کی مانند بننے کی کوشش کر۔ اے سننے والے، صلیب کے زیادہ قریب زندگی بسر کر۔ اپنے عقائد کا مطالعہ ضرور اور خوب اچھی طرح کر، مگر مسیح یسوع کو سب سے پہلا اور سب سے اعلیٰ مقام دے۔ اُس پر ایمان رکھ اُسی کو اپنا عقیدہ بنا۔ اگر ”الہی علم“ کا کوئی جسم ہے تو وہ صرف ایک ہے — اور وہ یسوع مسیح ہے؛ اور جو اُسے سمجھ گیا، اُس نے وہ واحد علمِ نجات حاصل کر لیا جو جاننے کے لائق ہے۔

ابتدائی کلیسیائی بزرگ ہر زخم کا مطالعہ کیا کرتے تھے، اور ہر اُس مقام پر جہاں وہ کوڑے کھایا، وہ ایک مضمون لکھ ڈالتے تھے۔ راہ دُکھ (ویا دولوروسا) کے ہر قدم پر اُن کے پاس آنسو بھی ہوتے اور مٹھاس سے بھرے نغمے بھی۔ اُوں ہم اُس کو ہلکا نہ جانیں جسے روشنی کے قریب تر رہنے والوں نے نہایت سنجیدگی سے لیا۔ اُس مالک کی ہر چھوٹی بات کو بھی بیش قیمت جانیں (کیونکہ حیات کے اُس درخت کے پتے قوموں کی شفا کے لیے ہیں)، اور اُسے سمجھنے کی کوشش کریں، یہاں تک کہ ہم اُس کے دُکھوں میں بھی اُس کے مانند بنیں، اور جب ہم تکلیف میں ہوں تو اپنے دردوں میں اُسے دیکھیں۔ ہر رنج کو ایسا آئینہ بنائیں جس سے اُس کی زندگی اور محبت کو دیکھ سکیں اور اُس کے فضل کو پہچان سکیں۔

میری آرزو ہے کہ تم سب یہ جان لو، بلکہ اِس سے بھی بڑھ کر جان لو۔ کاش میں اُمید رکھ سکتا کہ یہ ساری جماعت میرے مالک پر بھروسہ کرتی ہے! اے گناہگار، کیوں نہ تُو اُس پر ایمان لاتا؟ ورنہ کبھی نجات نہ پا سکے گا، کیونکہ تیرے لیے رحم کا اور کوئی دروازہ نہیں۔ اے، اے! خواہ تجھے گمان ہو کہ وہ تجھے رد کر دے گا، تب بھی آ۔ اگر اُس کے ہاتھ میں اُٹھا ہوا تلوار بھی ہوتی تو میں تجھے اُنے کی نصیحت کرتا! اُس کی تلوار کی انی پر گرنا اُس کے بغیر جینے سے بہتر ہے۔

آ اور اُس پر آرام کر، کیونکہ اُس نے آج تک کبھی کسی گناہگار کو رد نہیں کیا، اور نہ کر سکتا ہے۔ سب سے بدترین اور ناپاک بھی اُس میں رحمت پا سکتا ہے، اور وہ جو چاہتا ہے—اور وہی وہ خود بخشتا ہے—یہ ہے کہ تُو اپنے سارے دل سے اُس پر توکل کر، اور تُو نجات پا لے گا، کیونکہ ”جو ایمان لاتا ہے اور ہیئتسمہ لیتا ہے وہ نجات پائے گا“۔

چنانچہ جب تُو مسیح مصلوب، مردہ، اور مدفون پر ایمان لائے، تو ہیئتسمہ میں اُس کے ساتھ مر اور دفن ہو جا۔ اُس کی موت، دفن اور قیامت کی بیرونی نشانی اختیار کر، اور اُس سے یہ دُعا کر کہ اندرونی روحانی فیض بھی تجھے عطا ہو، تاکہ تُو دنیا کے لیے مردہ ہو کر، مسیح کے ساتھ مر کر اور دفن ہو کر، اُس کے روح حیات بخش کے وسیلہ سے نئی زندگی کے لیے جی اُٹھے۔

خداوند یہ برکت تجھے دے، یسوع کے واسطے۔

تفسیر از طرف سی۔ ایچ۔ اسپرژن

پطرس 1:1-16، متی 10:37-40

باب 1، آیات 1-16

پطرس، یسوع مسیح کا رسول، اُن پردیسیوں کو جو پُٹس، گلٹیہ، گڈوکیہ، آسیہ اور بُنتیہ میں منتشر ہیں۔ جو خدا باپ کے علم سابق کے مطابق، روح کی تقدیس کے وسیلہ، فرمانبرداری اور یسوع مسیح کے خون کے چھڑکاؤ کے لیے برگزیدہ ہیں: فضل اور سلامتی تم کو کثرت سے حاصل ہو۔

ابتدائی ایماندار انتخاب کی تعلیم سے ویسا خوف نہیں کھاتے تھے جیسا آج بعض لوگ کھاتے ہیں۔ پطرس کو یہ کہتے ہوئے کوئی شرم نہ تھی کہ مقدسین خدا کے برگزیدہ ہیں، کیونکہ اگر وہ فی الحقیقت مقدس ہیں تو خدا نے ہی اُن کو چُنا ہے، نہ اِس لیے کہ وہ پہلے سے پاک تھے بلکہ اِس لیے کہ وہ پاک ٹھہریں—اُن کو ابدی زندگی کے لیے برگزیدہ کیا، تقدیس کے وسیلہ سے۔ خوشبخت ہیں وہ جو فضل سے اپنی بلاہٹ اور برگزیدگی کو یقینی کر چکے ہیں اور اپنی نجات کا سارا جلال خدا کے اِس خودمختار انتخاب "کو سونپتے ہیں۔" فضل اور سلامتی تم کو کثرت سے حاصل ہو۔

آیات 3-5

مبارک ہو خدا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ، جس نے اپنی بڑی رحمت کے مطابق، یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے وسیلہ سے ہمیں زندہ اُمید کے لیے نئے سرے سے جنم دیا، اُس میراث کے لیے جو فانی نہیں، ناپاک نہیں، اور جو مُرجھاتی نہیں بلکہ آسمان پر تمہارے لیے محفوظ رکھی گئی ہے۔ جو خدا کی قدرت کے وسیلہ، ایمان کے سبب سے اُس نجات کے لیے محفوظ رکھے جاتے ہیں جو آخری وقت میں ظاہر کی جانے کو تیار ہے۔

ہر جملہ فضل سے لبریز ہے۔ وہ خدا کو مبارک کہتا ہے کیونکہ اُس نے ہمیں فیاضانہ برکت دی۔ وہ شکرگزاری میں بڑھتا ہے کیونکہ اُس نے اُس بڑی رحمت کو دیکھا جس سے ایماندار نئے سرے سے جنم پا چکے ہیں—ایک نیا جنم، جو اُنہیں نئی نسل کے فرزند اور ایک ایسی میراث کے وارث بناتا ہے جو اُس میراث سے یکسر مختلف ہے جو ہم فطرت کے سبب پاتے ہیں—"ایک میراث جو فانی نہیں، ناپاک نہیں، اور مُرجھاتی نہیں۔"

بھائیو اور بہنو، اگر تم فی الحقیقت فضل سے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو تو دیکھو تم کس جائیداد اور کس بلند مرتبہ اور پاک امتیازات کے وارث ٹھہرے ہو! خوشی مناؤ اور خدا کو برکت دو۔ مگر شاید تمہارے دل میں یہ اندیشہ آئے کہ شاید تم آخرکار ہلاک ہو جاؤ اور میراث سے محروم رہو۔ دیکھو، یہاں دوبری تسلی ہے—دوبری حفاظت۔ میراث تمہارے لیے محفوظ ہے، اور تم "بھی اُس کے لیے محفوظ ہو"—تم جو خدا کی قدرت کے وسیلہ، ایمان کے سبب سے، نجات کے لیے محفوظ رکھے جاتے ہو۔

آیت 6

جس میں تم خوشی مناتے ہو، اگرچہ اب کچھ مدت کے لیے، ضرورت کے مطابق، طرح طرح کی آزمائشوں میں غمگین ہو۔
یہی تمہاری زندگی ہے—جیسے قوس قزح زمین کے غم کے قطروں اور آسمان کی محبت کی کرنوں کا حسین امتزاج ہو—
آخر کار ایک بابرکت میل۔

آیت 7

تاکہ تمہارے ایمان کی آزمائش—جو سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے جو فنا ہو جاتا ہے، خواہ آگ میں تپایا جائے—یسوع مسیح کے ظہور کے وقت حمد اور عزت اور جلال کا باعث ٹھہرے۔

مُطلا سونے کی مانند دکھائی دیتا ہے مگر آگ میں قائم نہیں رہتا—وہ مڑتا ہے اور مٹ جاتا ہے۔ اے کہ ہم اندر باہر خالص سونا پائے جائیں! اگر ایسا ہے تو آج کی آزمائشوں کا کیا غم، کیونکہ وہ ابدی جلال کے لیے ہمیں تیار کرتی ہیں جو یسوع مسیح کے ظہور پر ظاہر ہوگا۔

آیات 8-10

جس کو تم نے نہ دیکھا اور پھر بھی اُس سے محبت رکھتے ہو، اور اگرچہ اب اُسے نہیں دیکھتے، پھر بھی اُس پر ایمان لا کر ناقابلِ بیان اور جلال سے معمور خوشی کرتے ہو۔ اور اپنے ایمان کا مقصد، یعنی اپنی جانوں کی نجات، حاصل کرتے ہو۔ جس نجات کے بارے میں اُن نبیوں نے جستجو اور تحقیق کی جنہوں نے اُس فضل کی بابت پیشینگوئی کی جو تم پر آنے کو تھی۔

نبی تمہارے بارے میں جانتے تھے، اگرچہ انہوں نے اُس فضل کا ذائقہ نہ چکھا جو تم جانتے ہو۔ مگر آئندہ کے مناظر میں انہوں نے اُسے دیکھا، اور گویا حسد کیا کہ تم انجیل کے اس دور میں ایسی روشن روشنی میں جیتے ہو اور ایسی نایاب برکتوں سے متمتع ہوتے ہو۔ جو چیزیں نبیوں اور بادشاہوں نے چاہیں، اُن کو ہم حقیر نہ جانیں۔ ہم تب ہی اُن کو حقیر جانیں گے جب اُن کی خوشی کی پوری فراوانی میں داخل نہ ہوں گے۔ اُن نبیوں نے بڑی جستجو کی۔

آیات 11-12

وہ یہ تحقیق کرتے رہے کہ کس وقت یا کیسی حالت کی طرف وہ مسیح کا روح جو اُن میں تھا اشارہ کرتا تھا جب وہ پیشتر سے مسیح کے دکھوں اور اُس کے بعد کے جلال کی گواہی دیتا تھا۔ اُن پر یہ ظاہر ہوا کہ وہ اپنے لیے نہیں بلکہ ہمارے لیے اُن باتوں کی خدمت کرتے تھے جو اب تمہیں اُن کے وسیلہ سے سنائی گئیں جنہوں نے آسمان سے بھیجے ہوئے روح القدس کے ساتھ تمہیں خوشخبری سنائی۔ اُن باتوں کو فرشتے بھی دیکھنے کی آرزو رکھتے ہیں۔

پس کیا تم اپنی عظیم سعادت کو نہیں دیکھتے؟ تمہارے پاس وہ ہے جو نبیوں کے پاس نہ تھا۔ تم اُس کو بھوگتے ہو جس کو —دیکھنے کی فرشتے بھی تمنا رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے حمدیہ گیت میں کہا گیا

کبھی فرشتوں نے اوپر نہیں چکھا"
"فدائی فضل اور محبتِ قربانی۔

اور یہ فضل آج تمہارے پاس ہے۔

آیت 13

پس اپنی عقل کی کمر کس لو—اپنی میراث کے لیے روانگی کو تیار رہو۔ اپنے جامہ کو ڈھیلا اور بکھرا نہ چھوڑو گویا کوئی سفر درپیش نہ ہو، بلکہ اپنی عقل کی کمر کس لو۔

بوشیار رہو اور اُس فضل کی پوری اُمید رکھو جو تم پر یسوع مسیح کے ظہور کے وقت لایا جائے گا۔ یہ نہایت مبارک موضوع ہے۔ ایک فضل وہ تھا جو مسیح کی پہلی آمد پر تم پر آیا۔ دوسرا فضل اور اعلیٰ فضل وہ ہے جو اُس کی دوسری آمد پر تم پر لایا جائے گا۔ جب تک مسیح دوبارہ نہ آئے، نہ زمین پر اور نہ آسمان میں کلیسیا کامل ہو سکتی ہے۔ مقدسین کے بدن قبروں میں اُس وقت تک آرام کرتے ہیں جب تک وہ اکر انہیں جی اٹھنے نہ دے۔

!اے دیرینہ منتظرِ دن، آ آغاز کر"
"!اے غم اور گناہ کی سلطنتوں پر سحر کر

کیونکہ اے مسیح، ہم تیرے ظہور کے منتظر ہیں۔

آیات 14-16

فرمانبردار فرزندان کی مانند، اپنی جہالت کے زمانہ کی پہلی خواہشوں کے مطابق اپنے آپ کو نہ ڈھالنا۔ بلکہ جس نے تمہیں "بُلا یا وہ جیسے پاک ہے، ویسے ہی تم بھی اپنے تمام چال چلن میں پاک بنو، کیونکہ لکھا ہے، "پاک بنو کیونکہ میں پاک ہوں۔

اپنا نمونہ دیکھو—وہ اصل دیکھو جس پر تمہیں لکھنا ہے۔ تم اُس سے بہت پیچھے ہو، پھر بھی دوبارہ کوشش کرو۔ یسوع کی قدرت تم پر ہو، اور وہ جس نے ہمیں اس ہی مقصد کے لیے تیار کیا ہے، ہم میں کام کرتا رہے یہاں تک کہ ہم اپنے خداوند کی مانند بن جائیں!

متی، باب 10، آیت 37۔

جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ محبت رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں، اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ محبت رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔

بس کیسا عجیب و شاندار منظر ہے کہ کلیسیا اس جہان سے گزرتی ہے—اس کا سر مسیح ہے، صلیب اُٹھانے والا، اور اس کے پیچھے اس کے سب وفادار شاگرد ہیں، جو اب تک صلیبیں اُٹھائے چل رہے ہیں—یہی کلیسیا کی تصویر ہے۔ تم جانتے ہو کہ شمعون نے کس طرح مسیح کے پیچھے صلیب اُٹھائی تھی، وہ اس کے سب شاگردوں کی مثال ہے۔

،کیا شمعون ہی نے صلیب اُٹھائی؟
اور باقی سب آزاد چلے؟
نہیں، ہر ایک کے لیے ایک صلیب ہے
"اور میرے لیے بھی ایک صلیب ہے۔"

آیات 38-39۔ اور جو کوئی اپنی صلیب نہ اُٹھائے اور میرے پیچھے نہ چلے وہ میرے لائق نہیں۔ جو اپنی جان پائے گا وہ اُسے کھوئے گا، اور جو میری خاطر اپنی جان کھوئے گا وہ اُسے پائے گا۔

تم مر کر مسیح کے لیے زندگی پاتے ہو، لیکن اگر تم ایمان سے انکار کر کے اپنی جان بچاؤ، تو بدترین معنی میں تم سب کچھ کھو دو گے جو زندگی کو حقیقت میں زندگی بناتا ہے۔ ایک ایسی حالت ہے جو محض ابدی موت ہے، اور یہ ان کا نصیب ہے جو مسیح سے برگشتہ ہوتے ہیں۔ لیکن مبارک ہیں وہ جو اس فانی و عارضی زندگی کو ابدی حیات کے لیے چھوڑ سکتے ہیں۔

میں نے ایک شخص کا حال سنا جو اکثر یہ فخر کرتا تھا کہ اگر ایمان کی خاطر جلایا جانے کا وقت آیا تو وہ ڈٹے گا، لیکن جس دن اُسے ایمان کی خاطر جلایا جانا تھا، اس سے ایک روز پہلے اس نے انکار کر دیا۔ اُسے گھر جانے دیا گیا۔ چند مہینوں کے بعد اتفاقاً وہ اپنے ہی گھر میں آگ میں جل کر مر گیا۔ افسوس اُس پر جو مسیح کے لیے نہ جل سکا، مگر آخر کار جلنا ہی پڑا۔ "جو اپنی جان پائے گا وہ اُسے کھوئے گا، اور جو میری خاطر اپنی جان کھوئے گا وہ اُسے پائے گا۔"

آیت 40۔ جو کوئی تم کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے، اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا۔

اس پر غور کرو، اے تم جنہوں نے مسیح کو قبول کیا—تم نے خود خُدا کو قبول کیا ہے، اور وہ تمہاری جان میں سکونت و سلطنت کرنے کو آ گیا ہے۔